

المعهد العالى للدعوة والفقىل الاسلامي  
(صورة، تخيل، نظام ونصاب)

از  
ابوالحسن على ندوى  
(نظم ندوة العلماء)

شائع كرده

وقررت نظامت ندوة العلماء لكتبهنؤ

باراول

۱۴۸۰ھ - ۱۹۶۰ء

طباعت

نامی پسیں لکھنؤ

طالع و ناشر

دفتر نظامت مددۃ العلماء پوسٹ بیس لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# الْمُعْهَدُ الْعَالِیُّ لِلْدِعْوَۃِ وَالْفَکْلِ الْاسْلَامِیِّ دارالعلوم ندوة العلماء کے قیام کا حقیقی مقصد

ندوۃ العلماء کی ابتدائی روئادوں، اس کے عالی مرتبت بانی اور اس کے روشن ضمیر رفقاء کے اصلی خجالات اور عزائم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے قیام سے محض ایک منتوسط درجہ کے عربی مدرسہ کا اجراء نہ تھا، جس میں قدرتے ترمیم و تغیر کے ساتھ علم و آدیہ اور دینیت و ادبیات عربی کی تعلیم ہو، اور عربی کے ایسے فضلاء تیار کئے جائیں جو عربی مدرس کے دوسرے فضلاء کے مقابلہ میں جدید ضروریات اور زمانہ کے تقاضوں سے قدرتے زیادہ واقف اور تحریری و تقریری طور پر اظہار خیال پر زیادہ قادر ہوں، اور ساتھ ہی ساتھ انگریزی کے حرف شناس کھی ہوں، یہ علمی تیجہ ان کے بنی عزم اور اعلانات سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا جن کا

بانياں ندوہ کی تحریر اور تقریر سے اٹھا رہوا، اور نہ اس کو اس بلند نگاہی، روشن ضمیری، بالغ نظری اور فراستِ ایمان سے کوئی مناسبت ہے جس کی دولت سے الشرعاً نے ان کو سفر اُرکیا تھا، اور نہ وقت کے اصل مطالبہ اور خطرہ کے احساس سے ان کا کوئی چور ہے جس نے ان کو بے چین کر رکھا تھا اور بوجان کو اپنے گوشہ عزلت سے نکال کر بیدان عمل میں لے آیا تھا، یہ جمعیتِ ہر و قلتِ مکنِ طہی اس کے لئے اس عظیم اور طاقتور دعوت و تحریک کی ضرورت نہ تھی، جس نے ایک زمانہ میں اس بصریہ (غیر منقسم ہندوستان) کو ہلاک کر کر دیا تھا۔

حقیقتاً اس کا مقصد اولادِ عالم اسلامیہ کو زوال و فنا کے اس خطرہ سے بچانا تھا، جو اس وقت ان کے سر پر مدد لارہا تھا، تا انہی مسلمانوں کو (اعتقادی حیثیت سے) الحاد و بے دینی، تسلیک و ارتیاب، اور تغیریت کے سیلاب سے بچانا اور (عملی حیثیت سے) تشریعت و فتاویں اسلامی سے بغاوت، خود سری اور بے راہ روی اور اس طرح کی "جاہلی زندگی" سے محفوظ رکھنا تھا، جس کا خطرہ صحیح دینی رہنمائی نہ ملنے اور علماء کی اپنی پوری صلاحیت و محنت سے کام نہ لینے کی وجہ سے مسلمانوں کی چوری نسلیوں میں پیدا ہو گیا تھا، اور اس کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے، اور بعدِ تعلیم یافتہ مسلمانوں کی تحریروں و تقریروں سے اس کا ترشیح بھی ہونے لگا تھا۔

## علوم اسلامیہ میں مہارت و تصریر

ان زنوں عکلوں کا حل ان کے نزدیک ایک بھی نہ تھا، دین کے فہم و فہیم میں  
گہرائی و گیرائی اور علوم اسلامیہ میں مہارت و تصریر پیدا کیا جائے کہ جدید و ماعون  
کی بھی تشفی کی جاسکے اور تنے پیدا ہونے والے مسائل کا حل بھی پیش کیا جاسکے،  
اس طرح ایک طرف علوم اسلامیہ کا درخت جو عرصہ سے شادابی اور نہو سے محروم  
ہوتا جا رہا ہے، تنے برگ و بارلاعے گا، اس کا زندگی سے نیارشتہ قائم ہو گا، جو  
لٹوتا جا رہا ہے، اور وہ اپنی ضرورت و افادیت تسلیم کر لے گا، جس کے بغیری  
ملک وزارتخانے میں کسی ادارہ کو باقی رہتے اور جگہ گھیرنے کی اجازت نہیں دی جاتی  
دوسری طرف مسلمان مغربی تہذیب اور مادہ پرستی کا لقمه بننے سے محفوظ ہو جائیں  
.... بومتہ بھولیا ہوئے ان کی طرف بڑھ رہی ہے۔

علم و فکر انسانی، بلکہ مذاہب و ملل کی پوری تاریخ بتلاتی ہے کہ ہر ملک  
اور ہر دوڑ اور ہر زدہب و تمدن کے دائرہ میں انہیں اشخاص نے علوم اور حشامی  
کے حرمہ مردہ میں زندگی کی نئی روح بھونکی، نئی حرکت پیدا کی، اور تنے فتنہ کا  
ستد بارب کیا، جو غیر معمولی ذہانت کے مانک تھے، اور جو اپنی دماغی صلاحیت  
میں اپنے ہم عصروں اور ہم عمروں میں ممتاز تھے، اسلام کی تاریخ اصلاح  
و تجدید بھی یہی بتاتی ہے، اور ہندوستان کی تعلیمی تاریخ بھی اس کی شہادت

دینی ہے۔

## دینی نظامِ تعلیم کے زوال کا اہم سبب اور اس کا اصل علاج

ہمارے دراس عربیہ اور دینی نظامِ تعلیم کے زوال کا بڑا سبب اسی عنصر کا فہدنا یا اس کی روزافروں کی ہے اب تھی اگر علومِ اسلامیہ اور اسلامی نظامِ تعلیم کو کوئی طاقت، زندگی کی نئی قسط عطا کر سکتی ہے، اور حکمِ الہی سے اس کا نیا دور شروع ہو سکتا ہے تو انھیں یا مقصدِ ذہن و طبائع اور جنتی نوجوان فضلاء کے ذریعہ جو نئی توانائیوں سے بھر لپورا و مقصد کے عشق و جذب سے مجنور ہوں، اور جوستقیل کے روشن معاشری امکانات کو علومِ اسلامیہ اور شریعتِ اسلامی کے بقا اور حفاظت لے جس وقت فکرِ اسلامی میں اضھار و افسردگی اور نظامِ تعلیم میں جمود و تعطیل پیدا ہوا، کوئی قدماً و شخصیت بحوزہ انت و طباعی اور قوتِ ندریں و مکالِ تصنیف سے منتصف تھی نہیاں ہوئی، اور اس نے پوچھے نظامِ فکر و عمل کو زندگی کی ایک نئی قسط عطا کر دی، اور ایک دو صدی کے لئے اس نے ایک نیا شاطر کارا اور ایک نیا و لولہ عمل پیدا کر دیا، اس سلسلہ میں ( بلاکسی استقصاء اور استیغاب کے) شیخ عبدال المقمر رکنی، شیخ احمد تھانی، ملک لعلماء شیخ شہاب الدین دولت آبادی، ملک لعلماء شیخ وجیہ الدین گجراتی، ملا قاسم الشیرازی، مولانا الطفت الشرکوڑوی، ملاحب الشریباری اسٹاڈر لعلمانظام الدین سہا لوی، اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

کے لئے قریان کر سکتے ہوں، موجودہ معاشری حالات اور تعلیمی و سیاسی تغیرات کی وجہ سے یعنی ضرورت کم ہو گیا ہے، لیکن کیسی مرفقہ و دنبیں ہوا ہے، ضرورت اس کو تلاش کرنے اور ایسے وسائل اختیار کرنے کی ہے، جن کی مدد سے کام کے موتی ہاتھ آئیں۔

## علوم اسلامیہ پر انتیاز و اختصاص

اسی حقیقت کے احساس کی بنیاد پر دارالعلوم میں چند سال سے اس کا انتظام کیا گیا کہ چند بنیادی اور مرکزی علوم میں انتیاز و اختصاص پیدا کرنے اور امکانی حد تک بلند معیار سے ان کے مطالعہ کا انتظام کیا جائے، اس درجہ کا نام "شخص" ہے، فی الحال شریعت اور ادب عربی میں شخص کا انتظام کیا گیا ہے۔

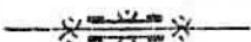
اس شعبیہ اختصاص پر صوصی توجہ مندوں کرنے اس کا معیار بدل کرنے اور ایسے حالات اور ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے جس کی بنیاد طلبہ زیادہ یکسوئی اور انہماں کے ساتھ تعلیم کی تکمیل اور علمی ترقی کر سکیں، اور وہ بار بار ان بیرونی جماعت کی طرف نہ رکھیں، بہاں جاتے کا ہمارے مدارس کے طلباء اور فضلاء میں عام خذبہ و شوق پیدا ہو گیا ہے، اور جس کی وجہ سے ہمارے صفت اول کے عربی مدارس میں ایک بے نقلیتی، بے اعتمادی اور ذہنی انتشار کی

فضا پائی جاتی ہے ابھیں اس کے مادی اور معنوی اسباب و محرکات دوں اور کی طرف سمجھی دی اور حقیقت پسندی کے ساتھ توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے وسائل و حالات کے دائروں میں ان تمام رخنوں کو بند کرنا ضروری ہو گیا ہے جن کے راستے سے یہ خیال لفڑ کرتا چارا ہے، ابھیں اب دارالعلوم کو جلد اس سطح پر لانے کی ضرورت ہے کہ وہ خود اپنی جگہ پر خود کفیل ہو، اپنا خود ایک مقام رکھتا ہو، وہ ایک ہمہ گیرا دروغ قریب اعلیٰ ہو بعض عالم اور مذاہین میں اس کی انفرادیت الیٰ تسلیم کی جائے کہ خود حمالک عربیہ کی جامعات سے طلبہ اور فضلا اس کی طرف رکھ کریں، اور اس کی طرف اپنے انتساب پر خبر محسوس کریں، اسلامی فکر اور فہم دین کا وہ ایسا متوازن جامع اور سینئونہ پیش کر کے ان حمالک کے فضلاع اور اساتذہ اپنے یہاں کے طلبہ اور تلمذوں کو اس سے استفادہ کا مشورہ دیں، اللہ کی ذات سے ہمیں اس کی امید ہے (اور اس کے آثار و قرائعن موجود ہیں) کہ خود ری کو شش سنت قبیل قریبیہ میں یہ بات ممکن ہوگی ابھی ہمارے پاس الیٰ سلم و عرب حمالک سے طلبہ و فضلاع جامعات کی درخواستیں آتی ہیں، جو خود عالمی ثہرست کی دانشگاہ ہیں اور جامعات رکھتے ہیں۔

## کلیات و معہد

سردست دارالعلوم کو ڈکلیات اور ایک معہد یعنی تسلیم کیا چارا ہے

ایک "کلیسیہ الشریعہ و اصول الدین" دوسرے "کلیسیہ المُغَةُ الْعَرَبِیَّةُ  
وَالْأَدَابُ" تیرے "المُعَهَّدُ الْعَالِیُّ لِلَّذِي عَوَّذَهُ وَانْفَلَقَ الْإِسْلَامُ" ان کا نظم  
اور مکرر دارالعلوم کے احاطہ کے اندر ایک دوسرے سے الگ ہو گا۔



# المعهد العالی للدعوة والفلکل الاسلامی

اس معہد میں فی الحال دو سالہ تعلیم کا انتظام شروع کیا جا رہا ہے، داخلہ کے لئے استعداد کی سطح و نیبات و ادب عربی میں فضیلت کے معیار کی مطلوب ہوگی۔ اس کے شعبے حسب ذیل ہوں گے:-

- ۱۔ مالک عربیہ و مشرق وسطی میں (علمی و فکری طور پر) دینی و ایمانی دعوت۔
- ۲۔ مذاہب کا تقابلی مطالعہ۔
- ۳۔ حکمت ولی الہی۔
- ۴۔ اصلاحی و تجدیدی تحریکات اور اسلامی علوم و فنون ہندوستانیں۔

# مماکن عربیہ و مشرق وسطی میں

(علمی و فکری طور پر)

دینی و ایمانی دعوت

## عالم عربی کی موجودہ افسوسناک صورت حال

اس وقت دنیا اے اسلام میں عام طور پر اور عالم عربی میں خاص طور پر اسلام کی اندر ورنی صلاحیتوں اور نوانائیوں سے ناواقفیت، تحریر کائنات اور علم و فن کی ترقی کے اس دور میں اسلام کے مستقبل سے مالوی اور اسنلقین و اعتماد سے محرومی عام ہے کہ تمہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لاءے ہوئے دین و پیغام اور آپ ہی کے راستہ پر چلتے میں دنیا کی نجات، انسانیت کی سعادت اور حلقہ بگوش اسلام قوموں اور ممالک کی ترقی و سرفرازی ہے اور یہ کہ آپ حقیقی معنی میں "دانائے سُبْلِ ختم الرسل اور مولائے کُل" ہیں۔

اس کے بغیر ان ممالک کے تعلیم یافتہ طبقے کے ذہن میں یہ بات بیٹھائی

ہے کہ مغربی تہذیب اور مغربی افکار و اقدار، علم انسانی اور ذہن انسانی کا آخری شاہکار اور ایک ایسی مسلکہ حقیقت ہے کہ جس کو چیخ نہیں کیا جاسکتا اس نام نہاد روشن بخالی اور ترقی پسندی کے ساتھ ان میں ابھنی مک ان دعویوں اور تحریکوں سے سحور ہو جانے کی غیر معمولی صلاحیت ہے، جو زمانہ فقیر کی یادگار اور بجا ہلیست کا نشان ہیں، مثلاً محدود و غایی قوم پرستی، وہ رجحانات و اخلاقی تجویدیا وی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھنے، ہمنجع و انتفاع کو مقصود زندگی مانندے اور نفس پرستی کا نتیجہ ہوتے ہیں، اشنا اصل اور قیادتوں کی تعظیم و اطاعت میں تقدیس و عقیدہ عصمت کی حد تک غلو (جس کا اظہار بعض عرب حاکم میں ماضی قریب میں ہو چکا ہے) حاصلیت کے بہت سے نشانات کے اجیاء کی کوشش، عالمگیر قرآنی زبان کے بھائے مر و جہ مقامی زبانوں اور ابھوں کی ترویج کی تحریک، تسلیم و تزیینت کا ایسا نظام ہو ان قوموں کو نہ صرف اپنے ماضی اور قدیم ثقافت سے بلکہ ایمان و عقیدہ اور اسلامی شخصیت سے بھی کارت کر کر دے، لٹریچر اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ ایسی ذہنی و اخلاقی انوار کی اور انتشار پیدا کرنے اور ایک ایسے اخلاقی جنم پھیلانے کی کوشش جس کے بعد یہ قومیں اور حاکم نہ اسلام کے کام کے رہ سکیں گے، نہ اپنے کام کے اور ان زوال پذیر بلکہ مُذدِب قوموں کی صفت میں شامل ہو جائیں گے جن کے واقعات صحیح سماوی میں، اور

تاریخ کے صفات میں ملتے ہیں اور جن سے نہ صرف یہ کہ انسانیت کی کوئی خدمت نہیں بن آتی بلکہ انسانیت کی خدمت ان سے نجات پانے میں ہوتی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مغرب نے (اوّر صحیح ترا الفاظ میں یہودیت اور عیسیٰ نے) اگر اسلام اور نظام دنیا کے مسلمانوں کا نہیں تو ان مالک کا (جو کبھی دعوتِ اسلامی کا سرستہ پر نہ تھے) قلعہ فتح کر لیا ہے، اور اگر ان میں "دینی ارتقاء" نہیں (جس کی مثالیں بھی بعض سربراہانِ ملکت اور عرب رانشوؤں کی تقریروں اور بیانات میں سامنے آتی رہتی ہیں) تو "ذہنی ارتقاء" کم سے کم اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں پھیل ریا ہے۔

## عالم عربی کی اہمیت و صلحائیت

اسی کے ساتھ یہ بھی واقعہ ہے کہ یہ مالک اسلام کا راس المال اور اس کی طاقت کا اصل مرکز ہیں، اور وہاں کی تبدیلیوں اور خطرات کو کسی وقت اور کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، نیز ان الگوں میں بہت سی نسلی اور تاریخی خصوصیات کی بنیارجمنی بات کو سلنے اور قبول کرنے کی صلاحیت "آنظر إلی ما قال ولا منظر إلی من قال" پر عمل (جو انہی کا عطا اکی ہوا اصول تھا) اور محاسن کے اعتراض کی جرأت دوسرا ہی غیر عرب قوموں

سے اب بھی زیادہ ہے۔

## ندوۃ العلماء کی خصوصی ذمہ داری

پھر یہ بھی واقعہ ہے کہ ندوۃ العلماء کے داعیوں اور بانیوں نے شروع سے عربی زبان کی اہمیت اور اس کے سالی ادبی، بلاغتی و سیاسی و انسانی و تحریری بہلو سے اعلنائے کا جو منظاہرہ کیا، اور اس نے ہر دور میں عربی کے انشاء پر دار مصنفت اور صحافی پیدا کئے، عالم عربی سے روابط پیدا کرنے کی مختلف طرقوں سے کوشش کی، عربی زبان کو ایک زندہ اور جلیقی حاگتی "زبان کی حیثیت" سے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی ہمت فراہم کی، نصاب میں ان خلافیں کے پیش نظر نہ صرف تغیر و اصلاح کی بلکہ اپسے نصاب کی ترتیب کی طرف پہلا قدم اٹھایا جوان دعویٰ اور علمی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد دے، عالم عربی میں (پہ استحقاق یا بلا استحقاق) ندوۃ کی جو شہرت اور اس کی طرف سے جو حسن ظن پایا جاتا ہے، اور اس کے فضلاء کی تصدیقات و رسائل و مقالات اور دارالعلوم سے نکلنے والے عربی مجلات (زمائنہ "البعث الاسلامی" اور پندرہ روزہ "الرائد") جس طرح وہاں مقبول و ہر دل عربی میں جس طرح وہاں کے وسیع اشاعتی مرکز اور مکتبے ان دعویٰ کتابوں اور رسائل کو شائع کرتے ہیں، اوروہ دیکھتے ہی دیکھتے

لوئے عالم عربی میں بھیل جاتے ہیں، اور اسلام پسند نوجوان جس طرح اس کے گرویدہ ہیں، اس سب کا تقاضا ہے کہ دارالعلوم میں ایسے فضلاء کو تیار کرنے کی ہر دوڑیں کوشش جاری رکھی جائے، جو عربی زبان کو اپنے اظہار خیال کا ذریعہ، اور عالم عربی کو اپنی دعوت کا خصوصی میدان بنائیں، اس پر اپنی صلاحیتیں مرکوز اور اس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

## بانی ندوۃ العلماء کی دوستی اور بلینڈنگا ہی

میں سمجھتا ہوں کہ بانی ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمہ کا ایک ایسے دوڑیں جب عربی زبان کا دائرہ اس ملک میں شرح و تجویشیہ یافہی و کلامی مسائل، تصنیف و تالیف اور اثبات و تردید تک محدود رکھنا، اور نہ عالم عربی سے زابطہ پیدا کرنے کے وہ حرکات موجود رکھنے نہ زدائی (جو ادھر لہ اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ماذا خسرا العالم بالخطاط المسلمين)“ کے اس وقت تک قانونی اور معلوم بارہ ایڈیشن تکلیک ہیں یعنی کتابوں کے چاراً اور پانچ ایڈیشن تکلیک ہیں، راقم سطور کا رسالہ ”رددۃ ولا ابا بکر، لها“ کم تک سچاپس ہزار کی تعداد میں تقسیم ہوا ہو گا، حال میں مدیریۃ البعث الاسلامی“ کی کتاب ”الاسلام المہمنی“ کا اسلامی حلقوں میں بڑے جوش و خروش سے استقبال کیا گیا اور وہ بڑے ذوق و شوق سے پہنچ گئی، اور اس کے نگاتارکوئی ایڈیشن قاہرو سے شائع ہوئے۔

نصف صدی کے اندر اندر وجود میں آئے) عربی زبان کو دارالعلوم میں سے طرح پڑھنے پڑھانے پر زور دینا کہ دارالعلوم کے طلباء و فضلاء عربی تقریر و تحریر پر قادر ہوں، اور اس کے لئے دارالعلوم میں فاضل عرب اساتذہ کے تقرر پر غور فرمانا، اور اس کے لئے کوشش کر لیا، اسی بلند نگاہی اور فراست ایمانی کا منظہر تھا کہ ایسا وقت آئے گا کہ جب بندوں کے فضلاء کو یہ اہم دعوتی فریضہ انجام دینا ہو گا، اور وہ یہ سعادت تو فیق خداوندی سے حاصل کریں گے۔

## ڈمہار ان ندوہ العلماء کی عربی سخن صوصی پیچپی

پھر علامہ شبلی، مولانا سید عبدالحکیم اور مولانا سید سلیمان ندوی کا عربی زبان کو وقتاً فوقتاً اپنے خالات و تحقیقات کے انبہار کا ذریعہ بنانا، ہمیشہ اس کے جدید اسالیب و روزافر و روزنگل کھٹا، اور اس میں ہندوستان کی ناقری اور ابنائے زمانہ کی بھسی کے باوجود بعض بلند پایہ تصانیفات و مضامین یادگار رکھوڑنا، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ندوہ کے عربی زبان کے ساتھ لازوال ربط کے قابل تھے، اس کو اس کے قیام کے اہم مقاصد میں لئے ملاحظہ ہو، مولانا کاؤہ مکتب بجو الخنوں نے ۱۳۰۵ھ کو گئے معظمه سے مولانا سید عبدالحکیم مددگار ناظم ندوہ العلماء کو لکھا (مرقع خطوط جمیع کردہ موبوی ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب مرحوم)۔

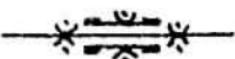
سمجھتے تھے، اور زندگی کے فضلاً اکو اس عمل کی تقیلید اور بہت اسلات  
کی پیر و می پر متوجہ رکھنا چاہتے تھے۔

## ایک منتقلہ بُر و جہد اور سلیع تیاری کی ضرورت

اس منقصہ کے حصوں کے لئے ہم کو عربی ادب کے نصاب معيار کو  
بلند کرنے، عربی تحریری و تقریری اور بحث و تحقیق کی صلاحیت پیدا کرنے کے  
لئے تصحیح استعداد، عالم عربی کے جدید رسمات و تحریریات اور عربی زبان  
کے جدید اسالیب بسان اور رکا تب خیال سے واقفیت اور ان سب  
صلاحیتوں کو دعوت کے کام میں حرف کرنے کا عزم پیدا کرنے کے لئے  
ایک منتقلہ بُر و جہد کرنی پڑتے گی، اور اس کو ایک ہم کی طرح چلانا پڑے گا۔  
اس منقصہ سے "مشرق وسطی میں دعوت کا کام کرنے کے لئے" ایک  
مستقل شخصیہ قائم کرنے کی ضرورت ہے، جس کے لئے اسے فضلاً اکانتخا:  
کرنا ہوگا، جو اس کے لئے اپنی صلاحیتیں اور زندگی و ثقت کروں ان کو  
معقول و مناسب وظیفہ دیا جائے، ان میں تحریری و تقریری صلاحیت  
پیدا کرنے کا پورا بند و بست کیا جائے، ان کے مطالعہ کے لئے ایک پورا  
نصاب وضع کیا جائے، بلاد عربیہ کے صاحب فکر و دعوت فضلاً کو پیاس  
آنے کی دعوت دی جائے، ان کے خطبات اور جلس کا انتظام کیا جائے،

جن سے فضلاء پورا استفادہ کر سکیں، وقتاً فوت ان کو مالک عربی میں مشق و تمرين اور دعوت کے لئے بھیجا جائے، پھر جو لوگ تیار ہو جائیں، ان کے لئے ان مالک کے دوروں کا مختلف مقامات پر متعینہ قیام کا انتظام کیا جائے، بھاں وہ مختلف طبقوں سے رابطہ قائم کرنے ضروری کے وقت خطاب کرنے اور ندوۃ العلماء کے فضلاء کے قلم سے نکلے ہوئے لظریج اور دعوتی کتابوں اور رسائل کو پہنچانے اور نوجوانوں میں ان کو مقبول و مرجح کرنے کی کوشش کریں گے۔

پونکہ طلباء کو اپنے مطالعہ اور سرگرمی کا اصل میدان عربی زبان اور عالم عربی کو بنانا ہے، اس لئے اس کا لفاصاب عربی ہی میں پیش کیا جا رہا ہے، بورسالہ کے آخر میں دیکھا جاسکتا ہے۔



## مذاہب کا تقابلی مطالعہ

### علماء اسلام اور مذاہب کا تقابلی مطالعہ

مذاہب کا تقابلی مطالعہ ایک تبحر عالم دین خاص طور پر اس عالم کے لئے جس کو دعوتی اور تحقیقی کام کرنا ہے ہر زمانہ میں ضروری رہا ہے اور اس سے اسلام کی حقانیت مذاہب عالم میں اس کی الفراودیت پر نیاز عالی قابلی اور اس کو علی وجہ البصیرہ ثابت کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، علماء اسلام نے ہر دور میں اس سے اعتماد کیا ہے خصوصیت کے ساتھ امام ابو الحسن اشعری (صاحب کتاب الفضول) الملل والخلع کے موصنوع پر تفصیل کرنے والے ممتاز علماء علماء شهرستانی علامہ بن حزم الہی کتاب دوسرے مذاہب اور ادیان و فرق کی ترویج میں ہے جس میں بخوبی نے فلاسفہ طبلائین (نیچری) دہری، ہندوؤں، مجوہیوں اور عیسائیوں کا رد کیا ہے، بیرونی شخصیت کتاب ہے اور بارہ کتابوں کا مجموعہ ہے (تبیین کذب المفتری) ص ۱۲۳

اور فتحیۃ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا اس سلسلہ میں نام لیا جا سکتا ہے۔

## علماء ہند کا حصہ

ہندوستان میں اس کے مخصوص حالات کی بنابر اس کام کی طرف خاص توجہ کی گئی اور اس کے طریقہ میں بہبی اضافہ ہوا، شاہ ولی الشر صاحب کے خاندان نے صحیت سابقہ کے مطابق پڑھاں زور دیا، اور علماء کے لئے اس کو ضروری قرار دیا، اور ان کے بعد مولانا حجت الشر صاحب کیرالوی، مولانا آنحضرت ہو رہی، مولانا عنایت رسول چریا کوٹی وغیرہ علماء نے اس سلسلہ کو جاری رکھا، خود ندوۃ العلماء کے بانی مولانا سید محمد علی مونگیری کو اس موضوع پر خصوصی تشقیت تھی، اور شایعہ عیسائی مشتریوں نے ناظر کرنے کی وجہ سے اور ان تیاریوں، ور ان اسلوں سے واقعہ ہونے کی بنابری جو وہ اسلام کے خلاف استعمال کرتے تھے، ان کو ندوۃ العلماء کی علمی تحریکی، اور اصلاح و توسیع نصاب کی ضرورت پر توجہ ہوئی، جس نے بالآخر دوار العلوم کی شکل اختیار کر لی۔

اس موضوع سے ندوۃ العلماء کے ارکان کی خصوصی دلچسپی میضمون ایک بہت سی مغربی جامعات اور خود ہمارے ملک کی بعض یونیورسٹیوں میں ایک منتقل مضمون اور شعبہ کی حیثیت سے موجود ہے، دوار العلوم ندوۃ العلماء بہت سے وجہ و اسباب کی بنابر اس کی زیادہ سختی

اور اس کے لئے اس کام کی تکمیل نبہت آسان ہے کہ وہ اپنے یہاں اس کو ایک مستقل مضمون اور شعیرہ کی چیزیت سے شروع کرے، بالی ندوۃ العلماء اور ان کے متعدد رفقاء و معاونین و ارکانِ ندوۃ العلماء با شخصوص مولانا عبدالحق حقانی، مولانا ابوالوفا شاہ امیر ترسی، مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری، (صاحب "رحمۃ للعلمین") اور مولانا میر جبید الکریم ہزاروی (سابق استاذ دارالعلوم اور سابق مدیرِ المدروہ) کا خصوصی ذوق اور مصروف ہونے کی وجہ سے اس کو ایک طرح کی وراثت بھی پہنچتی ہے، منتشر قلنی کی لائنا ہی تصنیفاً اور مختلف مذاہب کے دعوت و تبلیغ کے میدان میں آجانے کی وجہ سے اس کی ضرورت دوچند ہو گئی ہے۔

## عیسائیت کے وسلع و خطرناک عزائم

یوں تقدیمِ مذاہب ہونے کی بنیاد پر یہودیت اور مجوہیت اور ہندوستان میں پیدا ہوتے اور یہاں سے ظہور کرتے کی بنیاد پر ہندومذہب اور ہندوہمت ہماری خصوصی توجہ کے مستحق ہیں، اور تقبل میں ان کے مطابق اران میں گہری نظر اور ان سے مستند واقفیت پیدا کرنے کا سامان کیا جانا چاہئے، لیکن فی الحال عیسائیت کو اس سلسلیتیں اولیت حاصل ہے، اور اسی سے اس شعیرہ کا کام شروع کرنا چاہئے۔

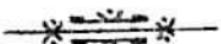
جن لوگوں کی ادیان و ملل کی تاریخ موجودہ عہدوں ان کی سرگرمیوں اور ان کی ایجادی و سلبی کو دارکی نوعیت اور عالم اسلام کی موجودہ صورت حال پر نظر پہنچنے اور جن حضرات کے سامنے صلیبی جنگوں کی تاریخ مستشرقین لورپے تصنیفی تعلیمی کوششوں کی روئنداد برطانیہ اور فرانس اور اخیر میں امریکیہ کی استعماری اور تو سبیعی مقاصد اور ان کی سازشوں کی اجمانی تاریخ ہے، اور وہ جانتے ہیں کہ عیسائیت کو مالک عرب یا شخصیں اسلام کے اصل قلعہ (جزیرۃ العرب) پر اپنا اثر و نفوذ قائم کرنے سے کس قدر بحیثی ہے، ان کا اس حقیقت پر پورا اذعان ہو گا کہ اسلام کی اصل حریف اس وقت عیسائیت ہے اور وہی اس وقت ان تمام اداروں اور تحریکیات کی سرپرستی کر رہی ہے جو اسلام کی حرطوں پر تباہی چلا رہی ہیں، اسی نے صیہونیت، ماسونیت، اسحاد و تشکیل پیدا کرنے والی تمام تحریکیوں کو جنم دیا ہے اور اسلام کو اصل خطرہ اس وقت اسی سے ہے۔

## روز عیسائیت کا سب سے وقیع کام

یہ تقدیری بات تھی کہ ہندوستانی مسلمانوں کو عالم اسلام میں سے پہلے اس خطرہ کا سامنا کرنے اڑا، اور سب سے پہلے ہمیں کے علماء کو اس کا علمی طور پر مقابلہ کرنے اس کے چیخ کو قبول کرنے اور اس کی جگہ تمندان علمی تنقید و اختصار کی توفیق ملی، اور اس سلسلہ میں سب سے زیادہ وقیع بھروس اور مؤثر کام ہمیں پوٹا

اس سلسلہ میں مولانا حجت الشر صاحب کیرالنؤی، ڈاکٹر محمد وزیر خاں، مولانا آل حسن موبانی، مولانا عزیزیت رسول عباسی بھریا کوٹی، مولانا عبد الحق تھانی، اور مولانا محمد علی مونگیری کی خدمات کا اعتراف کئے بغیر رہا انہیں جا سکتا، جنہوں نے رقیعیساًیت اور یائیبل کی تنقید میں ایسی بلند پایہ کتابیں تصنیف کیں، جنہوں نے عیساًیت کے بڑھتے ہوئے خطرہ کو روک دیا، اور اس کو علمی اور کلامی طریق پر ایسا مجموع اور کمزور بنایا جس سے پوسٹے عالم مسیحی میں ایک تشویش اور پریشانی پیدا ہو گئی، یہ واقعہ ہے کہ اس سلسلہ کا سب سے وقیع اور مؤثر کام ہندوستان میں انجام پایا، اور اب بھی ہندوستان میں (عربی اور انگریزی سے) واقفیت اور عیساًیت کے اخوات سے آزادی کی بنیاد پر اس سلسلہ کو آگے بڑھانے کی سب سے زیادہ صلاحیت ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں مذاہب کے تقابلی مطالعہ کا شعبہ اسی ضرورت کے پیش نظر قائم کیا جا رہا ہے، اور اس کی ابتداء عیساًیت کے تقابلی و تحقیقی مطالعہ سے کی جا رہی ہے۔



## عیسائیت کا تقابلی و تحقیقی مطابع

**۱** عیسائیت کی حقیقت اور اس کے ارتقاء اور تغیرات کی تاریخ کے سمجھنے کے لئے  
۱۔ عیسائیت کیا ہے؟ (مقدوس بائبل سے قرآن تک) از مولانا جمیل عثمانی۔  
(درالعلوم کراچی)

۲۔ آصنواع على المیحیة - از متولی یوسف شلبی یا اس کا اردو ترجمہ مسیحیت  
شائع کرو - مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ۔  
۳۔ معاصرات فی التصانیہ - الشیخ محمد الجوزہرو -  
۴۔ الاسلام و النہادیۃ - از منظی محمد عبیدو -

**۲** عہد علیین اور عہد بدیہ (بائبل) سے تعارف و تتفہیت اور ان کے  
تنقیدی مطابع کے لئے حسب ذیل کتب۔

۱۔ تاریخ صحف مہاوی - از پروفیسر سید نواب علی۔  
۲۔ المیحی فی مصادر العقائد المیحیۃ - تالیفت از مدرس عجم الدین ابوباب -  
ناشر مکتبہ وہبیہ القاهرہ۔

۳۔ دراسة الکتب المقدمة في ضوء المعارف الحدیۃ - تالیفت موزر ابوکائی

۴۔ THE GOSPAL OF BARNABAS.

۵۔ اظہار الحق - از مولانا جمیل الشرکر اتوی یا اس کا ترجمہ بائبل سے قرآن تک۔

۱۶۔ انجیاز عیسیٰ - از مولانا رحمت، الشرکیر النوی (از تالث الامام و راز الله الحکیم  
از مولانا رحمت الشرکیر النوی استاذ کو سلطان العربیں کھنپی چاہئے)۔

۱۷۔ الجواب بالصحیح ملن بیتل دین الطیبیع - از شیخ الاسلام ابن تیمیہ  
(استاذ مفتاح کر کے نوٹ کرائے)۔

۱۸۔ پیغام محمدی - از مولانا سید محمد علی ہنگیری (یادی ندوۃ العلماء)

THE MYTH OF GOD INCORPORATE (BY JOHN HIGH)  
THE HISTORY OF CHRISTIANITY IN THE LIGHT OF  
MODERN KNOWLEDGE (BY REV JAWER HOUSTON  
DUXTON)

# شیعہ حکمت ولی الہی

## قرون متأخرہ میں دین کی جامع تفہیم

یقینت (خاص طور پر ندوۃ العلماء کے علمی حلقوں) کچھ زیادہ مختار  
ثبوت و تشریح نہیں ہے کہ حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اپنی  
بلند پایہ صنیفات (ابنی مکمل و جامع علمی و عملی زندگی، نسبت مع الشاریا رشاد و  
تریسیت کی سرگرمی، اسلام کو ترقی کی محققانہ و مجتہد انہ مقام، فقہ و حدیث و  
ذرا سب اربعیں تطبیق کے ذوق اور اس کی بیگانہ صلاحیت، ملت اسلامیہ کی  
تاریخ اور فلسفۃ تاریخ پر گہری نظر، ملت اسلامیہ ہندیہ کے حال و مآل سے گہری  
و پیچی، اس کی نہ صرف حفاظت بلکہ اس کے اقتدار کے بیان کی فکر و تحقیق و  
تدريس و تربیت کے ذریعہ جو تجدیدی خدمات (نجام دیں، ان کا دائرہ ہمایہ  
اس دور پر کھی بھیط و حاوی ہے اور بلا ترد و کہا جا سکتا ہے کہ اس دور کے شروع  
ہوتے اور اس کے فلتوں کے سامنے آئے سے پہلے ان کے ذہن اور ان کے فکر قوم کو  
اس عہد کے لئے علمی و روحانی طور پر سماں تیار کرنے میں مشغول کر دیا گیا تھا ان کی  
لہجہ عجیب اک تجھہ اللہ بالذکر کے مقدمہ اور تفہیمات الہیہ وغیرہ کے اشارات سے ظاہر ہوتا ہے۔

دینی تفہیم قرون متاخرہ میں دین کی جامع ترین تفہیم ہے جس میں عقائد و علم کلام حدیث و فقہ، علم الاخلاق، تمدن و سیاست اور احسان و تزکیہ نفس شامل ہے اور وہ اپنے اندر اس عہد اور موجودہ تعلیم یافتہ نسل کے لئے رہنمائی و تشقی کا وہ زیادہ سے زیادہ سامان کھٹکی ہے، جو کوئی ایسی تفہیم و ترجمانی رکھ سکتی ہے، جو اس عہد سے کچھ بیشتر خالص کتاب و سنت کی روشنی میں مرتب ہوئی ہو۔

## ولی اللہی دلستان فکر

یہ تو اس تھی براعظت میں بوسنجدہ متوازن اور بامقصود اصلاحی علمی فکری تعلیم و تربیتی کام اور علمائوں کی نشانہ تباہی کے لئے جدوجہد جاری ہے اور اس مقصد و بنیاد پر جو ادارے اور صریکر ز فاعم ہیں، ان میں سے اکثر و بیشتر کام (معنوی و فکری) سلسلہ نسب حضرت شاہ ولی الشریٰ کے دلستانِ فکر اور مکتبِ خیال پر مشتمل ہوتا ہے، تدوہ العلماء اور اس کا دارالعلوم بھی اسی خاندان کا فرد ہے کہ اس کے بانیوں کے تلمذ کا سلسلہ بھی شاہ صاحب ہی کے خاندان سے مل جاتا ہے، لیکن اس اتصال و انتساب سے زیادہ اس کو خیصوصیت حاصل ہے کہ وہ ان کے فکر کا صرف عقیدہ و مسلک (خالص عقیدہ توحید اور دو شرک بدرعut) ہی میں پابند ہے اس کا ہمنواہیں بلکہ ان کے تعلیمی نظریات و افکار ان کے ذوق تطبیق اور اعتدال و جامیعت اور ان کی وسعتِ نظر کا بھی زیادہ سے زیادہ ہمنوا اور ان کی روح کا شامل ہے۔

اسی بنابریج شوال ۱۳۹۹ھ کی آخری تاریخ پر (بزرگ نویسنده اسلام) میں ندوہ العلماء کے پچھی سالہ جشنِ تعلیمی کا انتظام کیا گیا اور اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ندوہ العلماء کے منتسبین کے لئے اور وسرے مکاتب خیال کے لوگوں کے لئے بھی ندوہ العلماء کے مسلک کی وضاحت تعلیم کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی غلط فہمی اور غلط تروی کی گنجائش نہ رہے اور اگر وہ پیدا ہو تو اس پر ٹوکنا جاسکے تو ناظم ندوہ العلماء نے "ندوہ العلماء کا مسلک" کے عنوان سے ایک تحریر مرتب کی جو دارالعلوم کے ہال کے صدر دروازہ پر ثبت کردی گئی، اس تحریر میں اس کے جو بنیادی نظریات بیان کئے گئے ہیں، وہ سب اس کے بانیوں کی تحریریوں اور تقریروں کی روح اور اشاروں سے لئے گئے ہیں، اور ان کی تائید میں ان کے اقوال اور تحریریوں کو پیش کیا جا سکتا ہے، اس تحریر کی واسطہ پڑھنے کیا گیا ہے:-

"محضر ایک وہ (ندوہ العلماء) حکیم الاسلام شاہ ولی الشریف ہوئی (متوفی ۱۴۰۷ھ) کے علمی و فکری اور کلامی و فقہی مدارس عصر فکر سے زیادہ قریب اور ہم آہنگ ہے، اس سماحت سے ندوہ العلماء ایک محمد و قمی مکتب سے زیادہ ایک جامع اور کثیر المقاصد دلتان فکر اور مکتب بخیال ہے"

اے تفصیل! فراصلی عبارت کے لئے ملاحظہ ہو، "رواد احمدین" ندوہ العلماء کے پچھی سال جشنِ تعلیمی کی مکمل رپورٹ ص ۲۸-۲۹

اسی بنیا پر مولانا عبدی اللہ صاحب مندھی مرحوم نے (جو اس دو زین شاہ حق  
کے فکر و دعوت کے پر بخش مبلغ اور ان کی کتابوں کے رسائی طبقے شایخ و ترجمان  
تھے) اپنی آمد ہند و تسان کے موقع پر رقم سطور سے ایک مرتبہ کہا کہ "ندرۃ العلماء  
ان دوسرے اداروں کے مقابلہ میں (جن کے لئے حالات و مصائر کے لیے بعض  
پابندیاں پیدا کر دی ہیں) شاہ ولی اللہ صاحب کے مسلک و راہ پر زیادہ آسانی  
و کامیابی کے ساتھ چل سکتا ہے" اور وہ ان کی فکر سے زیادہ مطابق اور حکم آئنگ  
ہے۔

فی الحال اس شعبہ کے لئے کام کا ایک مختصر اور سرسرا خاکہ پیش کیا جاتا  
ہے، اس خاکہ میں رنگ بھرنے اور اس کو وسیع کرنے کی پوری کنجائش ہے۔



# مطالعہ اور فہم

## شاہ صاحب کا عہد اور اس کا پس منظر

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی سیرت، ان کے کمالات و خصوصیات اور ان کے ذہنی و علمی ارتقاء، اور ان کے فہم دین اور دعوت کے عناصر تکمیلی کو سمجھنے کے لئے ان کے عہد کا پس منظر ان کے حالات زندگی کا گہرہ مطالعہ الحس کے لئے حسیل کتابیں اور مقالات مقید ہوں گے۔

حضرت مجدد الفٹ ثانیؒ کے عہد اور ان کے تجدیدی کا زامرا کاتوارت، ہندستان کی دینی و سیاسی زندگی سے اچھا لی واقفیت از جہت اخواط جلد ششم کا مطالعہ القرآن کا شاہ ولی اللہ نمبر، اچھے اللطیف فی ترجمۃ العید الصعیفۃ، انفاس العارفین، انسان العین فی مشايخ اکھرین، شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے سیاسی خطوط از پروفیسر خلیفہ احمد ناظم

### علوم دینیہ

#### شاہ صاحبؒ کی اہم تصنیفات

من قرآن، تفسیر حدیث، عقائد و علم کلام میں شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا

لہ اس کے لئے تایخ دعوت و عمریت کا حصہ چہاام (حضرت مجدد الفٹ ثانیؒ) کا مطالعہ ضروری اور قریبی

خاص اسلوب اور منبع حسب ذیل کتاب سلسلہ میں مفید ہوں گی۔  
 الفوز الکبیر، قواعد ترجمۃ القرآن، فتح الرحمن (حوالی او زینیات)  
 مصنفو شرح مؤطراً کامقدمة، العقیدۃ الحسنة، حجۃ الشراب الغرکے وہ ابواب بو  
 طبقات کتب حدیث اور اسیا ب اختلاف ائمہ پرشتمی ہیں، نیز دوسری جلد کے  
 ابواب و خصوصیات فی بیان اسیا ب الاختلاف، عقد الجیجی فی احکام  
 الاجتہاد والتقليد، المقدمۃ السنیۃ فی انتصار الفرقۃ السنیۃ۔

من قرآن، تفسیر حدیث اور عقائد کو شاہ ولی الشرکے بیان اور طریق پر  
 پڑھانے کی مشق اور تیاری۔

حجۃ الشراب الغرکی پر عینیق نظر پیدا کرنے، اس کے مصنفوں کے احتوا، اسی  
 تدریس و تشریح کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش، اسرار و مقاصد شریعت کے  
 موصوع پر خود یہم وحدید کتابیں لکھی گئی ہیں، ان میں اس کتاب کی الفتاویٰ و  
 امتیاز کو معلوم کرنے کی کوشش، مسائل و حالات حاضرہ سے اس کاریطا اور  
 اس کی مدد سے چدید فہنول کی تشقی اور اسلام کا ایک جامع نظام فکر و عمل  
 پیش کرنے کی بھروسہ اس کتاب کی مدد سے شاہ صاحب کے دینی فہم و تفہیم کی  
 جامعیت (شمول) کی خصوصیت کو سمجھنے کی کوشش۔

خلافت و امامت، امارت و نظم امت کے سلسلہ میں شاہ صاحب کے خصوصی علوم  
 اور تحقیقات اور ان کی وقت نظر اور قرآن و حدیث ایامیخ اور علم الاجتماع کے دائیں۔

ان کی عجیق نظر اور ذہن رساکو سمجھنے کے لئے ان کی معرکۃ الاراء کتاب "ازالت  
انفقاء عن خلافۃ اخلفاء" اور ان کے نبیر عہدگرامی حضرت شاہ اسماعیل شہید  
کی تصریف کتاب "منصب امامت" کو سامنے رکھنا اور ان کا گہرا مطالعہ۔

## عرض و مص

اردو و عربی، انگریزی میں جدید اسلوب میں شاہ صاحب کی فکرپیش کرنے  
کی کوشش۔

شاہ ولی الشر کے فکر، دعوت اور تقویم کے اثرات و تداعیج کا گہرا اور  
و سیع مطالعہ، حضرت شاہ عبد العزیز کی تفسیر قفتح العزیز، محمود قادری  
تحفہ اثنا عشریہ، اور سید احمد شہید، اور ولانا شاہ اسماعیل شہید کی دعوت  
اصلاح عقائد و رسوم، رجوع الی الشریعت، تحریک جہاد و تاسیس رہنمافت  
علی منہاج النبوة کی تاریخ اور سید صاحب کی "صراط مستقیم" اور شاہ  
اسماعیل شہید کی "تفویۃ الایمان" اور دارالعلوم دلویند کے یانیوں اور  
علمائے اہل حدیث کی تصنیفات کے آئینہ میں سمجھنے کی کوشش۔

# اصلاحی و تجدیدی تحریکات

اور

## اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں

### ہندوستان کی سر زمین پر ایک نیا تحریک

"ہندوستان کی سر زمین پر مذہب، تہذیب اور ثقافت کی پوری تاریخ میں ایک نوکھا اور منفرد تحریک کیا گیا، اور یہ تحریک عمومی اور بے مثال طالقیر کا میاپے ہا اس سر زمین میں جب اسلام کے قدم آئے تو اس کے جلوہیں علم و تہذیب کھی تھیں اور وہ مسلک زندگی کھی جوز بان، لکھر، قوم و نسل اور قومی عادات و خصائص کا پابند نہیں دیکھنے والوں کو بہت جلد نظر آ کیا کہ اسلام کے خمیریں ایک ایسی باطنی قوت پوشیدہ ہے، جو خوابیدہ صلاحیتوں کو جگاتی ذہانت کے خشک سوتوں کو روائی بخشتی ہے، اور انسانی صلاحیتوں اور طاقتتوں کو انسانی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرنا سکھاتی ہے، اس کے ساتھ اس حقیقت کا بھی انکشاف ہوا کہ انسان کی فطرت سیم خود طبکر دین قدرت کا استقبال کرتی ہے اور اس کے ساتھ اس طرح ہمنوا اور ہم آہنگ ہو جاتی ہے جیسی وہ اس کے انتظار میں دن گن رہی تھی، اس سے ہمیں بھاں اس دین کی اس تخفی صلاحیت و طاقت کا اندازہ ہوا وہاں اس سر زمین کی

نمی اور زرخیزی کا بھی جس نے اس نہال تازہ کو اس آسانی کے ساتھ قبول کیا، اور کھلنے پھولنے کا موقعہ دیا، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ علومِ اسلامیہ کا درخت ہر طرح کی زمین اور فرشتہ کی آب و ہوا میں برگ بارلانا اور نئے نئے شاخوں کے کھلانا ہے، نیز یہ کہ دوسرے شاداب درخت سے قلم لگانے سے اس کی قوتِ نمو اور شادابی بڑھ جاتی ہے۔

ان حقیقوں کے ساتھ ایک اور تبعیٰ حقیقت کا انکشاف ہوا جو اقوامِ مل کی تاریخ میں بڑی اہمیت کھلتی ہے، وہ یہ کہ نہایت اور سافرت کے احساس، اپنے اہل مسخر شپہ سے دوریٰ تازہ رسد اور تبعیٰ ملک سے مایوسی نے اس لوگوں کا ہجوم صلحیٰ پیٹ اور اس کو اپنے مستقبل سے مایوس اور ہر اسال کرنے کے بجائے اس کے دل کو ایک طاقت اور نئے جوش اور نئے اعتماد سے عمور و محور کر دیا، اس نے اس حالت حال سے خلکتگی اور مایوسی کا سبق لینے کے بجائے ہمت و ہجأتِ خدا کی نصرت غلبی اور اپنے نالوں بازوؤں پر اعتماد کرنے کا سبق لیا، اس کو اپنے پیغام و دعوت کی صلاحیت و افادت اور اس ملک میں اس کی ضرورت پر چینی تھا، یہ احساس کا لاثر تھا نے اس کو اسلام کی ایک دور دراز سرحد کا محافظ اور پاساں بنایا ہے، اور اس کے دفاع کی ذمہ داری نہایت اس کے سرداری ہے، ایک شخصی اقلیت کو الیٰ قوت عطا کرتی ہے جس سے انقلابِ نیز اور تحریک العقول کا راستے وجود میں آتے ہیں، وہ ہر آنماں میں پوری اترتی ہے، وہ اقوامِ عالم کے سائنس و تحریکات کی تردید کرتی ہے،

اور مادہ پرستانہ منطق اور ریاضتی کے جامد اصولوں اور اعداد و نتائج کے بے روح و بے حجم فلسفہ کو غلط ثابت کر دیتی ہے۔

## اسلامی ہندوستانی تہذیب

اسلام کا یہ خیصر اور اولین قافلہ اس ملک میں پرنسپی کی طرح وارد ہوتا ہے، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کو اپنا عزیز وطن اور محبوب مسکن بنایتا ہے، اس ملک کے اصلی باشندے اس کی محبت کا دم بھرنے لگتے ہیں، اور ان تو وار دانسانوں کی شکل میں ان کو محبت کرنے والے بھائی شفیق اسٹاد، خیرخواہ حاکم، آزمودہ گلر منتظم، ماہر قن کاریگر، اور بین دنیا یہ عالم و دانشوریں جاتے ہیں یہ اسلامی نوابادی اپنی ذہنی صلاحیت، علمی تجربہ، قوتِ ایجاد و اختراع، قوتِ عمل اور انتظامی صلاحیت کا ایک ایک قطرہ اس سر زمین میں پھوڑ دیتی ہے، یہاں نزکوں کی پہ گری و ترکت تازی، مغلوں کی اولوں العزمی، افغانوں کی عیزت قومی، ایرانیوں کا ذوقِ جمال و حنائی، جنگی، عربوں کی حقیقت اپنے دی اور ذوقِ سلیم، ملک کے باشندوں کی نرم خوبی اور صلح جوئی اور شعروغتمہ و فلسفہ و تصوف سے فطری مناسبت سے اگر گھل مل گیا، ان سب مختلف (اور بعض اوقات متناقض) صفات پر اسلام کے عقیدہ توحید کا پرتو اور اس کی عادلانہ تعلیمات کا علکس اس طرح پر اکہ اس نے ان کو ایک بیمار نگ و آہنگ عطا کیا اور ان کو ایک دوسرا سے شیر و شکر کے

ایک نئی زندگی بخشنی، اس کے نتیجے میں ایک نئی تہذیب وجود میں آئی جس کو ہم بجا طور پر "اسلامی ہندوستانی تہذیب" کہہ سکتے ہیں۔

## ایک نیا تہذیبی فلکری علمی دلستان

اس نئے عہد کے آغاز کے ساتھ ہندوستان میں ایک نیا تہذیبی، فلکری، علمی دلستان وجود میں آیا، جو اپنی ایک مستقل شخصیت اور نمایاں کروار رکھتا تھا، اس نئے بڑی تعداد میں ایسے ماہر قرآن و محدثین علوم اور ارباب فضل و کمال پیدا کئے جو خود مختلف رمکات خیال کے بانی تھے، جنہوں نے علم کی نئی دنیاوں سے اس ملک کو درشتاں کیا، اور نہ صرف علوم دینیہ، تفسیر و حدیث اور فقہ و عقائد میں ان کی پیشوائی و سربراہی تسلیم کی گئی بلکہ عربی لغت، وزبان ادب میں بھی علماء عربیہ ان کا لواہمان بیا، اور ان کی بعض تصصیفات نے ان علوم میں بنیادی امداد اور دلکی حیثیت اختیار کر لی، ان میں کچھ کتابیں پوسٹے اسلامی کتب خانہ میں اب تک ہے نظر اور منفرد ہیں۔

اس درستہ فلک نے تصصیف و تالیف کی اس تحریک کو جو آنکھوں صدی ہجری (پندرہویں صدی عیسوی) کے بعد فہری اضحکال اور علمی زوال کا شکار ہو چکی تھی، نیا خون اور نئی زندگی عطا کی، تاتاریوں کے فتنہ عالم آشوب میں اس نے بعض اسلامی علموں کے لئے پناہ گاہ کا کام دیا، اور عہد آخر میں اس کو حدیث نبوی کی خدمت

و اشاعت کا سب سے بڑا مرکز بننے کا شرف حاصل رہا، جہاں سے اس فنِ تشریف کی تھیں دوسرے ملکوں میں بھیلیں اور "در آمد" کے بجائے "بر آمد" کا سلسلہ شروع ہوا، اس سر زمین میں کیتائے زمانہ اور سر آمد روزگار علماء دائمہ فن پیدا ہوئے اور اس موصوع پر بہتر سے بہتر کتابیں بیہاں تیار کی گئیں۔

## دور آخر میں اصلاح و تجدید اور علم و تحقیق کا مرکز

بیہاں کے متعدد علماء حق اور ارباب دعوت و عزیزیت نے مختلف زمانوں میں اصلاح و تجدید اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وہ کاریزم انعام دیا جس کی صدائے بازگشت ہر جگہ سنتی گئی اور اس کے مبارک اثرات دنیا کے اسلام کے دور و لازم حصوں تک پہنچے اور لاکھوں انسانوں نے ان کے فیض و اثر سے اپنے قلب و روح کی پیاس بچھائی، اور دلوں کو روشن کیا۔

کم سے کم آٹھویں صدی ہجری سے حالم اسلام کا مرکز تقلیل ہندوستان کی طرف منتقل ہو گیا، اور وہ اصلاحی اور تجدیدی کوششوں ایجتیح و قریب علوم، اور معارف اسلامی ترقی کیہ احسان، اور کچھ آخر میں بارہویں صدی کی ابتداء سے حدیث و علوم حدیث کا مرکز بن گیا، اور اس کا انتیاز پھوڈھویں صدی ہجری کے

لہ ناخواز خطیعہ استقبالیہ ناظم تدوینة العلماء، برائے جشن تعلیمی تدوینة العلماء ۱۹۶۵ء  
(ترجمہ از عربی بقلم مولوی محمد احسانی مترجم "مدیر البعث الاسلامی")۔

وسط تک قائم رہا، اور حقیقتاً اسی ملک کے علماء و محدثین کے شغفِ علم حدیث اُن کی نذری سرگرمیوں اور نامور مدرس دینیوں نے زوال و انحطاط اور غفلت و بے توجیہ کی اس تیز رو سے بچا لیا، جو اس کی طرف بڑھ رہی تھی، اور مالک عربیہ اور ان کے شہر آفاق علمی و تدریسی مرکز اس کی پیش میں آچکے تھے۔

## ہندوستان کے اسلامی علمی دور کے مطابعہ کی خصوصی حصرت

اس سب کا قادر تی تقاضا تھا کہ ہندوستان کی ملت اسلامیہ کی تاریخ علوم اسلامیہ، فکر اسلامی، اور اسلام کی نشأۃ ثباتیہ کے لئے اس کی جدوجہد کی تاریخ کامطابعہ مالک عربیہ اور عالم اسلام کی مؤقر جماعت اور اہم دانش گاہوں کی خصوصی توجیہ کا مرکز بنتا، اور ان میں اس کے لئے مستقل شعبہ قائم ہوتا کہ اس کے بغیر ملت اسلامیہ کی فکری علمی تاریخ نکمل نہیں ہوتی لیکن افسوس ہے کہ ہندوستان اور ملت اسلامیہ ہندیہ کی خدمات اور اس کے مخصوص کردار اور دلستان فکر کا شایانی شان تعارف نہ ہوتے کی وجہ سے ان مالکیں اس کی طرف سے مسلسل بے اعتنائی بر تی جاتی رہی۔

## دارالعلوم میں مستقل شعبہ کا قیام

لیکن یہ ناواقفیت یا ناقص واقفیت اِن مالک اور ان کی جماعت

کے لئے عذر بن سکتی ہے، تو ہندوستان کے لئے یہ عذر مسموع نہیں ہو سکتا، خاص طور پر ندوۃ العلماء اور اس کے دارالعلوم کے لئے، اس کی کوئی گنجائش اور جواز نہیں گہنہ دوستان کے اس زریں اسلامی عہد اور ہندوستانی علوم فنون میں ہندوستانی مسلمانوں کے اہم اور بنیادی حصے کے تعارف کا کام اسی ہر زمین پر انجام پایا، جہاں دارالعلوم روزاول سے قائم ہے، اور ان ہاتھوں سے انجام پایا جو شروع سے اس کی تعمیر و ترقی میں نہ رکم و نشر کیک کا رہے، اس لئے ہر طرح متساب اور قرین قیاس ہے کہ یہ شعبہ سب سے پہلے دارالعلوم میں قائم کیا جائے اور اس کے لئے مطالعہ و اقفيت رہنمائی اور اس میں مہارت خصوصی حاصل کرنے کا سامان ہبیا کیا جائے۔

له شال کے طور پر مولانا حکیم سید عبدالحی (نااظم ندوۃ العلماء) کی عربی تصنیفات "نذہ المخاطر" (۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸) "الثقافة الإسلامية في الهند" "المحمد في العهد الإسلامي" اور مولانا سید سلیمان نڈوی کی محققانہ کتاب "عرب هند کے تعلقات" مولانا مسعود عالم ندوی مردم حنفی کی کتاب "سایرین الدعوة الإسلامية في الهند" راقم کی کتاب "المسلموں فی الهند"

# لصاپ برائے مہر طالعہ تاریخ ہند (عہدِ اسلامی)

## سال دوں

- ۱۔ تاریخ عام تاریخ ہند سید باباشی فردی آبادی دوم، سوم، چہارم
  - ۲۔ علمی ثقافتی یادیاں (از مولانا حکیم سید عبدالحی صاحبؒ)
- ہندوستان کے اسلامی مدارس (از مولانا ابو الحسن ندوی)
- نزہت اخواط اول دوم، سوم، چہارم، نظام تعلیم و تربیت اول (از مولانا مسٹر جن گیلانی)

## ۳۔ دینی

- الملموون فی الہند -  
الدھنوة الاسلامیۃ فی الہند تظہور ائمہ سیرت سید محمد شہیدؒ (از ابو الحسن علی)
- بزم صوفیہ (از سید صباح الدین عبدالرحمن)

## سال دوں

- ۱۔ تاریخ فرشتہ - تواریخ طبقات ناصری - تاریخ فیروز شاہی
  - ۲۔ تاریخ بریلوی طفرووالہ مقدمہ رقعات عالمگیری -
- الثقافة الاسلامية في الهند - تاریخ دعوت و عنایت (حصہ سوم و چہارم)
- آثار الصنادیر - نزہت اخواط پنجم شمشتم ساقتم سشم
- نظام تعلیم و تربیت دوم، حیات شبی حیات جاوید - آثار الکرام
- تاریخ شاخچیشت سیر الاویاء - قواعد الفواد، الفرقان (حوالی)  
محمد و نیر و شاہ ولی اللہ تشریف

## ۴۔ دینی

- رسالتی اسلامی المحمدی فی العویں الاسلامی